لفظ اہلحدیث

کے بارہ میں ایک ضروری

وضاحت کی

درخواست

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا

محمد امین صفدر

اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

Difa e Ahnaf Library
App

Scanned with CamScanner

لفظ اہل حدیث کے بارہ میں ایک ضروری وضاحت کی درخواست

معزز علمائے کرام۔ ہم اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ہمیں اس بات پر ناز بھی ہے۔ مگر اس بارہ میں کچھ وضاحت کی ضرورت ہے۔

۱۔ اہل حدیث بمعنی طبقہ علمی کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح صرف، نحو، منطق، حساب، فقہ، تفسیر قرآن میں علمی مہارت رکھنے والوں کو اہل صرف، اہل نحو، اہل منطق، اہل حساب، اہل تفسیر، اہل قرآن کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں ان علوم کی اہلیت موجود ہے لیکن جو لوگ ان علوم میں نا اہل ہوں ان پر یہ الفاظ استعمال نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضرات محدثین جو علمی طور پر علم حدیث کے ماہر ہیں وہ تو اہلیت کی بنا پر اہلحدیث کہلا سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس علم کی اہلیت نہیں رکھتے وہ محدث یا اہلحدیث نہیں کہلا سکتے۔ اور ظاہر ہے ہمارے فرقہ کا ہر فرد تو اسانید و متون اصول حدیث، اسماء الرجال وغیرہ میں بصیرت تامہ نہیں رکھتا تو جیسے کسی جاہل کو منطقی، مفسر، صرفی نحوی کہنا جائز نہیں اسی طرح ان پڑھوں کا اہل حدیث بمعنی محدث کہلانا غلط ہے۔

۲۔ اس طبقہ علمی کے لحاظ سے اہل حدیث (محدثین) کسی ایک فرقہ مذہبی سے متعلق نہیں جیسے اہل قرآن بمعنی مفسرین کسی ایک فرقہ سے متعلق نہیں جیسے زمخشری، بیضاوی مفسر ہیں مگر معتزلی ہیں۔ قمی مفسر ہے مگر شیعہ ہے۔ اس طرح ابو بکر بن دارم اہلحدیث اور محدث ہے مگر شیعہ ہے (تذکرۃ الحفاظ ص ۸۸۴) ابن جریج اہل حدیث اور محدث ہے مگر نوے عورتوں سے متعہ کرنے والا ہے (تذکرۃ الحفاظ، ص ۱۴۹) ابو احمد الزبیری اہلحدیث ہے مگر جلا بھنا شیعہ ہے (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۲۲) محمد بن فضیل بن غزوان المحدث (اھل حدیث) الحافظ تھے مگر جلے بھنے شیعہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۹۰) محدث حاکم ابو عبداللہ اہل حدیث بھی محدث ہیں مگر تذکرۃ الحافظ

میں رافضی خبیث لکھا ہے۔ اسماعیل بن علی السمان اہل حدیث کے امام تھے۔ مگر معتزلی تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۴۰) بہت سے محدثین حنفی تھے جن کے حالات میں محدثین نے الجواہر المضیۃ فی تراجم الحنفیہ اور الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ۔ اور مفتاح سعادۃ الدارین وغیرہ، مستقل اور ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔ بہت سے محدثین شافعی، مالکی، حنبلی تھے جن کے حالات میں طبقات شافعیہ، طبقات مالکیہ، طبقات حنابلہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث معتزلی بھی ہوتے ہیں۔ شیعہ بھی خارجی بھی، قدری بھی، حنفی، شافعی، مالکی حنبلی بھی کیونکہ یہ علمی طبقہ ہے نہ کہ کسی فرقہ مذہبی کا نام ان حنفی، شافعی، محدثین نے اپنے طبقات کی کتابیں لکھی ہیں۔ شیعہ معتزلہ نے بھی ایسی کتابیں جن میں ان کے محدثین کا ذکر ہے لکھی ہیں۔ اسی طرح انگریز کے دور سے پہلے کے کسی مسلمہ محدث نے طبقات غیر مقلدین کوئی کتاب لکھی ہو تو اس کا نام اور ملنے کا پتہ ضرور دیں۔

۴۔ اگر انگریز کے دور سے پہلے کسی مسلمہ غیر مقلد محدث نے اصول حدیث کی کوئی کتاب لکھی ہو جو نصاب میں متداول ہو تو اس کا پتہ دیں۔

۵۔ انگریز کے دور سے پہلے کسی غیر مقلد نے جس کا محدث ہونا بھی مسلم ہو کوئی اسماء الرجال کی کتاب لکھی ہو تو اس کا نام اور پتہ ضرور دیں۔

۶۔ طبقہ علمی کے اعتبار سے محدثین نے اہل حدیث کو پانچ طبقوں میں تقسیم فرمایا ہے۔

(۱) مبتدی یعنی طالب علم حدیث کا۔

(۲) محدث من تحمل روایۃ واعتنی درایۃ یعنی حدیث کی روایت اور درایت کا ماہر۔

(۳) الحافظ جس کو ایک ہزار حدیث سنداً ومتناً یاد ہو۔

(۴) الحجت جس کو تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

(۵) الحاکم جس کو تمام احادیث یاد ہوں (الحطہ ص ۱۵۱)

Scanned with CamScanner

نواب صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں جو اہل حدیث ہیں ان میں کوئی حاکم، حافظ، حجت، محدث تو کیا ہوتا کوئی مبتدی بھی نہیں۔

۷۔ یہ فرمایئے انگریز کے دور سے پہلے ہم غیر مقلدین میں کتنے حاکم گزرے ہیں۔ کتنے حجت اور کتنے حافظ حوالہ معتبر کتاب سے ہو۔

۸۔ اہلحدیث بمعنی فرقہ مذہبی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جیسے مسلمان کا بچہ بھی مسلمان کہلاتا ہے۔ جوان بھی بوڑھا بھی، مرد بھی عورت بھی، جاہل بھی عالم بھی اس طرح کوئی فرقہ نام اہل منطق رکھ لے کہ ہر جاہل اور عالم بچہ اور بوڑھا اہل منطق کہلائے۔ اسی طرح کوئی فرقہ اہل حدیث کہ اس فرقہ کا بچہ بوڑھا، مرد عورت، عالم جاہل سب اہل حدیث کہلاتے ہوں ایسا کوئی فرقہ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک سے انگریز کے اس ملک میں آنے سے پہلے نہیں پایا گیا۔ حضرات علمائے کرام خدا تعالیٰ آپ کے علم میں برکت دے یہ فرمایئے کہ

۹۔ کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے فرقہ کا نام اہل حدیث رکھنا تو وہ آیت تحریر فرمائیں۔

نوٹ: ہمارے ایک مولوی صاحب نے مجھے قرآن پاک میں دو تین جگہ لفظ حدیث دکھایا تھا۔ مگر وہاں وہ کسی فرقہ مذہبی کا نام نہ تھا ایسے تو لفظ شیعہ بھی قرآن پاک میں کئی جگہ موجود ہے کیا اس سے بھی فرقہ مذہبی منکرین حدیث مراد ہے اور کیا یہ فرقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ اسی طرح لفظ قرآن بھی کئی جگہ میں موجود ہے کیا اس سے فرقہ منکرین حدیث مراد ہے جو اپنے کو اہل قرآن کہلاتا ہے اسی طرح لفظ ربوہ قرآن پاک میں دو جگہ آیا ہے کوئی اس سے قادیانیوں کا شہر مراد لے جو جھنگ کے ضلع میں بنا ہے اور یہ دعوی کرے کہ یہ شہر عیسیٰؑ کے زمانہ سے ہے اگر لوگ منکرین صحابہ، منکرین حدیث اور منکرین ختم نبوت کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ اس قسم کے مضحکہ خیز استدلال کریں۔ اور ان کے استدلال کو ہم تفسیر بالرائے کی بدترین مثال

قرار دیتے ہیں۔ تو پھر ہمیں ایسی تفسیر بالرائے کا کیا حق ہے۔ معزز علمائے کرام کیا ہماری اس تفسیر کا حال بعینہ ایسا نہیں کہ ایک شخص نعیم نامی نے دعوی نبوت کر دیا اور اپنے دعوی کی دلیل میں یہ آیت پیش کیا کرتا تھا۔ ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ اور کہتا تھا کہ اس میں نعیم میرا نام ہے۔

ایک لطیفہ سن رکھا تھا کہ کسی گاؤں میں ایک میراثی نے سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ دوسرے سید صاحبان نے پنچایت میں دعویٰ کر دیا کہ یہ سید نہیں۔ پنچ صاحب نے فرمایا کہ آپ کے سید ہونے کا میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ مگر یہ میراثی تو میرے سامنے سید بنا ہے اس کے سید ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ اس طرح ہماری جماعت کے پنچوں نے ۱۸۸۸ء میں انگریز کو درخواست دی کہ ہمارا نام اہلحدیث ہو (مآثر صدیقی، سیرت ثنائی) تو اب ہمارے اہل حدیث ہونے میں کون بے وقوف شک کر سکتا ہے۔ ایک دن ہمارے ایک مولوی صاحب نے مجھے قرآن پاک میں سے ایک جگہ سے اہل کا لفظ دکھایا اور دوسری جگہ سے حدیث کا اور اس طرح فرقہ اہل حدیث کا ثبوت قرآن سے پیش کیا۔ میں نے پوچھا کیا قرآن میں لفظ غلام ہے اس نے کہا ''ہاں'' میں نے پوچھا لفظ احمد قرآن میں ہے اس نے کہا ''ہاں''۔ پھر میں نے پوچھا کیا لفظ نبی قرآن میں ہے اس نے کہا ہاں۔ اب میں نے پوچھا کوئی قادیانی ایک جگہ سے غلام دوسری جگہ سے احمد تیسری جگہ سے نبی دکھا کر کہے کہ قرآن میں ہمارے غلام احمد نبی کا ذکر ہے تو اس قادیانی اور آپ کے استدلال میں کیا فرق ہوگا۔ آپ تو قادیانیوں سے بھی تحریف قرآن میں آگے نکل گئے۔ معزز علمائے کرام میں اگرچہ اہل حدیث ہوں مگر یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے فرقہ کا ذکر قرآن پاک میں نہیں ہے۔ اور اپنے علما سے دست بستہ عرض گزار ہوں کہ وہ اپنے فرقہ کی قدامت ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کے ساتھ منکرین حدیث، منکرین صحابہ اور منکرین ختم نبوت والا سلوک روا نہ رکھیں یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن پاک میں سرے سے لفظ اہل

حدیث ہی موجود نہیں۔ چہ جائیکہ ہمارے فرقہ کا ذکر ہو۔

۱۰۔ جب ہمارے علماء اس قسم کے استدلال کرتے ہیں تو کیا یہ بات غلط ہے۔ کہ اسلام دین فطرت ہے اور اسی دین فطرت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ﴿وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً﴾ یہی دین حنیف ہے جس کی تکمیل کا اعلان آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اور اسی کی تدوین اور ترتیب حضرت امام اعظمؒ ابوحنیفہ نے فرمائی آپ چونکہ دین حنیف کے مرتب ہیں اس لیے اپ کی یہ کنیت باعتبار غلبہ وصف کے ہے جیسے ابو ہریرہ، ابوالخیر، ابوالبرکات اور آپ کی فقہ دین حنیف کی مظہر اتم ہے۔ حضرات علماء کرام نہایت مؤدبانہ گذارش ہے کہ۔

۱۱۔ جس طرح آنحضرت ﷺ نے **علیکم بسنتی** فرمایا ہے **علیکم بالجماعۃ** فرمایا کیا اسی طرح آپؐ نے کبھی **علیکم بحدیثی** بھی فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر ایسی حدیث ہو تو پوری سند اور توثیق کے ساتھ پیش فرمائیں۔

۱۲۔ کیا آنحضرت ﷺ اپنے آپ کو اہل قرآن یا اہل حدیث کہلاتے تھے؟ پوری سند سے حدیث بیان فرمائیں۔

۱۳۔ کیا آنحضرت ﷺ اپنے مکتوبات شریف میں اپنے آپ کو اہل حدیث لکھواتے تھے تو وہ حدیث باسند پیش کریں۔

۱۴۔ کیا آنحضرت ﷺ نے اپنے خلفا اور صحابہؓ کو تاکید فرمائی تھی کہ تم اہل حدیث کہلوانا۔ سند صحیح پیش کریں۔

۱۵۔ حضرات علمائے کرام چند دن ہوئے سرائے سدھو ضلع ملتان سے محمد یعقوب خاں، سعید اقبال صاحب کی کتاب گستاخ اور بے ادب کون ہاتھ لگی۔ مصنف سے تو مجھے زیادہ واقفیت نہیں لیکن اس پر نظر ثانی مولانا ابوالحسن علی محمد صاحب سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال مرتب فتاویٰ علماء اہلحدیث نے فرمائی ہے۔ جس سے اس کتاب کا مؤید اور مستند ہونا معلوم ہوا۔ اس کے ص ۸ پر ایک حدیث شریف پڑھی۔

Scanned with CamScanner

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے روز جب اہلحدیث حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔ تم اہل حدیث ہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی) یہ حدیث پڑھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے طبرانی شریف میں اس کی سند تلاش کی جو مجھے نہیں مل سکی۔ آپ حضرات اس کی مکمل سند توثیق رُوات پیش فرمادیں۔ نیز یہ بھی فرمائیں کہ اس حدیث میں لفظ اہل حدیث سے طبقہ علمی مراد ہے یعنی محدث یا فرقہ مذہبی کا ذکر بھی ہے۔

۱۶۔ ایک دن ایک منکر حدیث نے مجھے مشکوٰۃ شریف سے یہ حدیث دکھائی اے اہل قرآن وتر پڑھو۔ اور کہا کہ دیکھو ہمارے فرقہ کا ذکر حدیث میں ہے۔ اور مجھ سے کہا تم بھی اہل حدیث کا لفظ حدیث نبویؐ میں دکھاؤ میں نے گھر آ کر وہی رسالہ جس کا ذکر نمبر ۱۴ میں ہوا ہے دیکھا تو اس کے ص ۸ پر یہ حدیث مل گئی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی حتی کہ قیامت برپا ہوگی وہ جماعت اہل حدیث ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی) میں یہ حدیث پڑھ کر بہت خوش ہوا مشکوٰۃ اور ترمذی اٹھا کر اس منکر حدیث کے پاس لے گیا اپنے ایک مولوی صاحب کو بھی بلایا کہ یہ حدیث تلاش کر دیں۔ تلاش بسیار کے بعد جب حدیث ملی تو اس میں سرے سے اہل حدیث کا لفظ ہی نہ تھا۔ ایک امتی کی رائے میں اصحاب الحدیث کا لفظ تھا لیکن ہمارے مولوی صاحب نے امتی کی رائے کو نبی پاک کی حدیث بنا ڈالا۔ کیا آنحضرت ﷺ پر اس طرح جھوٹ بولنا جائز ہے۔ فرمائیے اس کتاب کے مرتب اور مؤید کی قرآن وحدیث میں کیا سزا ہے۔

۱۷۔ اس رسالہ کے ص ۸ اور ۱۱ پر دو جگہ یہ حدیث لکھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز رسول اللہؐ کے سب سے زیادہ قریب اہلحدیث ہوں گے کیونکہ امت محمدیہ میں یہی لوگ رسول اللہؐ پر سب سے زیادہ درود بھیجتے ہیں۔ (ابن حبان) لیکن جب اصل کتاب دیکھی گئی تو اہل

حدیث کا لفظ حدیث پاک میں نہیں بلکہ ابن حبان کی رائے میں تھا اور وہ بھی طبقہ علمی یعنی محدثین کے لیے نہ کسی فرقہ مذہبی کے لیے۔

۱۸۔ نیز اسی رسالہ کے ص ۸ پر حضرت ابوہریرہؓ کا قول درج ہے۔

انا اول صاحب حدیث فی الدنیا (تاریخ بغداد) اس کی سند مع توثیق رواۃ پیش فرمائیں اور یہ بھی فرمائیں کہ حضرت ابوہریرہ صاحب حدیث بمعنی محدث تھے یابمعنی ان پڑھ غیر مقلد اور یہ بھی فرمائیں کہ حضرت ابوہریرہ کس سنہ میں اسلام لائے۔ اگر وہ پہلے اہل حدیث ہیں ان سے پہلے اسلام لانے والے خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ، اہل بدر، اہل احد، مہاجرین، انصار اہل بیعت رضوان تو کسی معنی میں بھی اہل حدیث نہ رہے۔

۱۹۔ نیز اسی رسالہ ص کے ۸ پر حضرت ابوسعید خدریؓ کا قول درج ہے کہ اپنے شاگردوں کو فرمایا فانکم خلوفنا واھل حدیث بعدنا بحوالہ شرف اصحاب الحدیث ص ۲۱) اس قول کی سند اور اس کے راویوں کی توثیق بیان فرمائیں۔ نیز یہ بھی فرمائیں کہ بشرط صحت اس قوم میں اہل حدیث سے مراد محدث ہے یعنی طبقہ علمی یا ان پڑھ غیر مقلد اور منکرین فقہ مراد ہیں۔ جواب باحوالہ اور باسند بیان فرمائیں۔

۲۰۔ ہمارے بعض علماء کرام اہل حدیث کا ترجمہ غیر مقلد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اہل حدیث اور غیر مقلد ایک ہی چیز ہے اس معنی کا ثبوت کسی معتبر و مسلم کتاب سے دیں۔

۲۱۔ اگر ہر غیر مقلد اہل حدیث ہے تو قادیانی، منکرین حدیث نیچری معتزلہ شیعہ وغیرہ فرقوں کا ہر ہر فرد بھی اہل حدیث کہلا سکتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ لوگ بھی غیر مقلدین کی طرح آئمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے کیا وجہ ہے کہ ہم تقلید نہ کریں تو اہل حدیث اور وہ تقلید چھوڑیں تو اہلحدیث نہ کہلائیں۔

۲۲۔ حضرات علمائے کرام علامہ حافظ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب جامع بیان العلم وفضلہ میں اور رامھر مزی نے المحدث الفاصل میں جو یہ اقوال درج کیے ہیں۔ ان

Scanned with CamScanner

میں لفظ اہلحدیث کن معنوں میں ہے۔(ا) امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں۔ میں جب کسی اہلحدیث آدمی کو آتے دیکھتا تھا تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا۔ لیکن اب سب لوگوں سے زیادہ بغض مجھے اہل حدیث سے ہے اور محدث حرم شریف حضرت امام سفیان بن عیینہ کسی اہل حدیث کو دیکھتے تو فرماتے کہ تجھے دیکھ کر آنکھوں میں جلن پیدا ہوتی ہے حضرت عمرؓ تجھے دیکھتے تو سزا دیتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے مبارک دور میں کوئی اہل حدیث نہ تھا۔ ورنہ اس کی خوب پٹائی فرماتے۔

۲۳۔ امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں ''اگر حدیث اچھی چیز ہوتی تو گھٹتی جاتی جیسا کہ ہر خیر کم ہوتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے اور کیا حکم ہے۔

۲۴۔ محدث عمرو بن الحارثؒ جو امام اللیث کے استاذ حدیث ہیں فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حدیث پاک سے زیادہ اشرف علم نہیں دیکھا مگر اہلحدیث سے زیادہ سخیف العقل کسی کو نہیں پایا۔ اس کا کیا مطلب ہے اور اگر کوئی آج یہ بات کہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ بدعتی ہے یا کافر؟

۲۵۔ ہمارے مناظر اعظم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں کہ لقب اہلحدیث کے لیے علم حدیث ضروری نہیں۔ (فتاوی ثنائیہ ج ا)

یہ اصطلاح کس آیت یا حدیث سے لی ہے اس کا حوالہ درکار ہے۔

۲۶۔ اگر مولانا ثناء اللہ صاحبؒ کا یہ معنی درست ہے تو کیا مسلمان کہلانے کے لیے اسلام کا علم ضروری نہیں؟ اہل قرآن کہلانے کیلئے علم قرآن ضروری نہیں؟ اہل صرف ونحو کہلانے کے لیے صرف نحو کا علم ضروری نہیں یہ درست ہے یا یہ مذاق صرف حدیث پاک کے ساتھ ہی روا رکھا گیا ہے۔

۲۷۔ ہمارے اس نو ایجاد لقب اہل حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو تمام متعارض حدیثوں پر عمل کرے۔ تو یہ تو مشاہدہ کے خلاف بھی ہے۔ اور اسطرح عمل بھی ناممکن ہے اور اگر کوئی طریقہ سب پر عمل کرنے کا حدیث میں ہو تو بیان فرمائیں۔

۲۸۔ یا اس لقب سے وہ شخص مراد ہے جو راجح احادیث پر عمل کرے وہ اہل

حدیث ہے تو تمام متعارض احادیث کے لیے ہر ہر حدیث کے بارہ میں کہ فلاں راجح ہے فلاں مرجوح تو یہ فیصلہ آپ نبی معصوم ﷺ سے ثابت کرتے ہیں یا امتیوں سے جو غیر معصوم ہیں۔

۲۹۔ اگر آپ فرمائیں کہ ہم صحیح حدیثوں کو ترجیح دیتے ہیں اور ضعیف حدیثوں کو مرجوح کہتے ہیں تو فرمائیں کہ کیا ہر ہر حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا فیصلہ خود نبی معصوم ﷺ سے ثابت ہے یا غیر معصوم امتیوں کے اقوال پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ اور تقلید کی جاتی ہے۔

۳۰۔ آپ فرمائیں کہ ہر ہر حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا فیصلہ صراحۃً تو آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں البتہ جو حدیث صحیح کی تعریف کے موافق ہو وہ صحیح ہے ورنہ ضعیف تو صحیح حدیث اور ضعیف کی جامع مانع تعریف آنحضرت ﷺ کی صحیح حدیث سے بتائیں۔

۳۱۔ احادیث مقبولہ کی کتنی قسمیں ہیں اور احادیث مردودہ کی کتنی ان اقسام کی وضاحت کسی صحیح صریح حدیث سے بیان فرمائیں۔ یا یہ ساری قسمیں غیر معصوم امتیوں نے بنائی ہیں۔ تو ان اقسام میں ان امتیوں کی تقلید فرض ہے یا واجب یا مکروہ یا حرام۔

۳۲۔ کسی راوی پر جرح اور تعدیل کے جو قاعدے اصول حدیث کی کتابوں میں درج ہیں۔ کیا وہ سب نبی معصوم ﷺ سے ثابت ہیں تو ان کا ثبوت کسی صحیح صریح حدیث سے پیش فرمائیں۔ اگر یہ قاعدے غیر معصوم امتیوں نے بنائے ہیں تو ان قاعدوں کی مدد سے احادیث کو صحیح یا ضعیف کہنے والا متبع حدیث تو نہ ہوا امتیوں کا مقلد ہوا۔

۳۳۔ کیا امتیوں کے ان بنائے ہوئے قاعدوں کو اگر کوئی نہ مانے تو اسے خدا یا رسول کا منکر تو نہیں کہا جائے گا۔؟

۳۴۔ حدیث کے سب راویوں کا ثقہ یا ضعیف ہونا نبی معصوم ﷺ کے ارشادات سے ثابت ہے یا غیر معصوم امتیوں کے اقوال سے۔ ان اقوال کو تسلیم کر کے کسی حدیث

کو صحیح یا ضعیف کہنا ان امتیوں کی تقلید ہے یا نہیں۔

۳۵۔ حضرت علماء کرام، اسماء الرجال کی جن کتابوں پر آج کسی راوی کو ثقہ یا ضعیف کہنے کا دارومدار ہے مثلاً تقریب التہذیب، تہذیب التہذیب، میزان الاعتدال، تذکرۃ الحفاظ، خلاصہ تہذیب الکمال لسان المیزان وغیرہ ان کتابوں میں نہ تو صاحب کتاب سے لیکر جارح یا معدل تک کوئی سند ہے نہ جارح اور معدل سے لیکر راوی تک کوئی سند ہے تو ان کتابوں میں درج اقوال کو محض صاحب کتاب سے حسن ظن کیوجہ سے تسلیم کر لینا یہ اس غیر معصوم امتی کی تقلید ہے یا نہیں؟۔

۳۶۔ ان کتابوں میں ۹۹% اقوال جرح تعدیل کے بلا دلیل ہیں یعنی ان کے ساتھ دلیل تفصیلی مذکورہ نہیں۔ یہ تسلیم القول بلا دلیل تقلید ہے یا نہیں۔

۳۷۔ ان کتابوں میں راویوں کے بارہ میں بہت اختلاف ہے ایک محدث ایک راوی کو امیر المومنین فی الحدیث کہتا ہے۔ دوسرا محدث اس راوی کو دجالوں میں سے ایک دجال کہتا ہے۔ تو اس اختلاف کا فیصلہ غیر معصوم امتی ہی کریں گے یا کیا؟

۳۸۔ ہمارے مولوی ثنأ اللہ صاحب امرتسری نے ۲۹ جولائی ۱۹۲۷ء کو یہ چیلنج کیا تھا۔ کہ تمام محدثین اور مفسرین غیر مقلد تھے۔ کیا یہ دعوی اور چیلنج انگریز کے دور سے پہلے کسی مسلمہ محدث کی کتاب میں بھی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بات کسی شیعہ کی کتاب سے چوری کی ہے براہ نوازش کسی مسلم اہل سنت محدث سے یہ دعویٰ ثابت فرمائیں۔

۳۹۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جب یہ چیلنج فرمایا تھا تو اس وقت ۷/ اگست ۱۹۲۷ء کے اخبار العدل میں اس چیلنج کو منظور کر کے مولانا ثناء اللہ صاحب سے پوچھا تھا کہ آپ مجتہد محدث اور مفسر کے شرائط جو دلیل شرعی سے ثابت ہوں تحریر فرمائیں نیز ان کتب مسلمہ بین الفریقین کی فہرست بھی تحریر فرمائیں جن سے آپ ان محدثین ومفسرین کا غیر مقلد ہونا ان کے اقرار یا شرعی شہادتوں سے ثابت فرمائیں

گے۔ لیکن سنا ہے کہ پھر ہمارے مولانا ثناءاللہ صاحب وفات تک اس مسئلہ پر خاموش ہی رہے اور اسی طرح اس دنیا سے تشریف لے گئے، حضرات علمائے کرام یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مولانا پہلے چیلنج دیں پھر جب وہ چیلنج منظور کرلیا جائے تو صم بکم بن جائیں۔ حضرات علماء کرام اب ہی ہمت فرمائیں۔

۴۰۔ حضرات علمائے کرام عام طور پر ہمارے علماء فرمایا کرتے ہیں کہ حدیث اور سنت ایک ہی چیز ہے کیا کسی صحیح صریح حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ حدیث اور سنت ایک ہی چیز ہے۔ اگر ایسی حدیث ہوتو مع سند وتوثیق رواۃ بیان فرمائیں۔

۴۱۔ امام خطیب بغدادیؒ نے حدیث نقل فرمائی ہے۔

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ انه قال سياتيكم منی احاديث مختلفة فما جاء كم موافقا لكتاب الله وسنتی فهومنی وماجاكم مخالفا لكتاب الله و سنتی فليس منی. (الکنایہ ص ۴۳۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح کتاب اللہ اور حدیث دو چیزیں ہیں بعض حدیثیں کتاب اللہ شریف کے موافق ہیں اور بعض مخالف اس طرح سنت اور حدیث دو چیزیں ہیں۔ بعض حدیثیں سنت کے موافق ہیں۔ اور بعض سنت کے مخالف ہیں۔ جب سنت اور حدیث میں اختلاف ہوتو سنت کے مخالف حدیث چھوڑ دی جائے گی۔

۴۲۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں کچھ دجال اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہیں احادیث سنایا کریں گے جو حدیثیں تمہارے باپ دادا نے نہیں سنی ہوں گی۔ ان سے بچنا ورنہ وہ تمہیں گمراہ کریں گے اور فتنہ میں ڈال دیں گے۔ کیا اس پیش گوئی میں ہمارے ہی فرقہ کا تو ذکر نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

۴۳۔ کیا لغت کی کسی کتاب میں حدیث کا معنی بات بھی آتا ہے یا نہیں ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ میں معنی بات ہے۔ کیا اس معنی کے لحاظ سے اہل حدیث کا معنی باتونی درست ہے یا نہیں ہم اگر اپنے علما سے سوالات پوچھیں اور عرض کریں کہ جواب حدیث صحیح سے دیں تو وہ نبیؐ کی حدیث کی بجائے بلا حوالہ حدیث اپنی باتیں لکھ دیتے ہیں۔ جس سے انکا باتونی ہونا واضح ہے۔

۴۴۔ کیا حدیث کے معنی نئے کے بھی آتے ہیں یا نہیں حدیث ضد قدیم اور حدیث السن کے معنی نو عمر کے ہیں تو اہل حدیث کے معنی نئے فرقہ والے ہوئے چنانچہ ہماری معتبر کتابوں مآثر صدیق (۲) تفسیر ثنائی میں ذکر ہے کہ ۱۸۸۸ء سے انگریزی کاغذات میں ہمارا نام اہل حدیث رکھا گیا اور یہ دونوں معتبر شہادتیں ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ...﴾ کے موافق واجب القبول ہیں۔

۴۵۔ ہمارے علماء کرام (۱) مولانا عبدالجبار صاحب غزنویؒ (۲) مولانا عبدالتواب ملتانی (فتاویٰ علمائے حدیث) (۳) نواب صدیق حسن خان (الحطہ) (۴) مولانا ابو یحییٰ شاہجہانپوری نے الارشاد الیٰ سبیل الرشاد (۵) مولانا فیض عالم صدیقی نے اختلاف امت کا المیہ (۶) مولانا عبدالرشید حنیف نے داد حق (۷) مولانا علی محمد سعیدی (فتاویٰ علمائے حدیث (۸) مولانا ثناء اللہ امرتسری (نقوش ابوالوفاء) ان آٹھ علما نے تسلیم کیا ہے کہ ہمارا فرقہ نیا ہے۔ اور یہ سب بزرگ مقبول الشہادت ہیں۔ یہ بھی اسی معنی کی تائید ہے۔

۴۶۔ ہماری تاریخ اہل حدیث نامی کتاب انگریزی حکومت کے دور میں مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے تحریر فرمائی جس میں شیخ رضی الدین لاہوریؒ سے لیکر شاہ محمد اسحاقؒ تک حنفی محدثین کا ذکر ہے۔ یہ لوگ انگریزی دور سے پہلے علم حدیث کے مینار تھے۔ غیر مقلدین میں سب سے پہلے میاں نذیر حسین دہلوی کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے رد تقلید میں سب سے پہلی کتاب معیار الحق لکھی اور نئے فرقے کی بنیاد رکھی۔

Scanned with CamScanner

۴۷۔ میاں صاحب کے خسر میاں عبدالخالق صاحب بھی لکھتے ہیں سو بانی مبانی اس فرقہ نواحداث کا عبدالحق بنارسی ہے۔ (تنبیہ الضالین)

۴۸۔ ہمارے مستند مؤرخ حضرت مولانا ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات نامی کتاب تالیف فرمائی۔ مولانا محمد حنیف یزدانی نے اس کو مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی سے شائع فرمایا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارا سب سے پہلا ترجمہ قرآن نواب وحیدالزمان صاحب ۱۳۳۸ء نے تحریر فرمایا ص ۳۳ گویا دور برطانیہ سے پہلے ہمارا کوئی ترجمہ نہ تھا۔

۴۹۔ ہماری پہلی تفسیر تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ہے جو مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری نے لکھی ص ۴۳۔ یہ وہی تفسیر ہے جس کی وجہ سے ہمارے ۸۰ علماء نے مولانا ثناءاللہ کو گمراہ اور اس کی تفسیر کو مرزائی فتنہ سے بڑا فتنہ قرار دیا (فیصلہ مکہ ص ۲) یہ وہی تفسیر ہے جس کے خلاف اربعین لکھی گئی اور یہ وہی تفسیر ہے جسے سلطان ابن مسعود نے گمراہ کن قرار دیا۔ (فیصلہ حجازیہ)

۵۰۔ ہم اپنے علما کرام سے عرض گزار ہیں کہ اسی کتاب میں درج ہے کہ ہندوستان میں اسلام ۹۳ھ میں آیا لیکن ۹۳ھ سے ۱۲۹۳ھ تک کے گیارہ سو سال کے زمانہ کا نہ کوئی ترجمہ قرآن نہ ترجمہ حدیث اور نہ نماز کی کتاب کچھ بھی نہیں ورنہ اس فہرست میں ضرور ان کا ذکر آتا۔ حیرانی ہے اس اسلامی دور میں تو گیارہ سو سال کی وسیع مدت میں ہم نماز کی کتاب نہ لکھ سکے۔ مگر ۱۲۹۳ھ کے بعد انگریزی دور میں صرف پون صدی میں ہماری جماعت (۱۰۱۶) ایک ہزار سولہ کتابیں شائع کر دے (ص ۹۹) آخر ایک نومولود فرقے کو یہ قارون کا خزانہ کہاں سے مل گیا تھا۔ جس سے اتنی کتابیں لکھوائی اور چھپوائی گئیں۔

۵۱۔ امید ہے ہمارے علمائے کرام یہ گتھی بھی سلجھائیں گے کہ انگریز نے مسلمانوں (احناف) سے حکومت چھینی۔ ان پر بے پناہ مظالم کئے۔ لیکن ہمارے فرقہ

جن کا انگریز کے دور سے پہلے ایک اخبار یا رسالہ بھی نہ تھا۔ انگریز کے دور میں ان کے ۲۸ رسالے، اخبار شائع ہوتے تھے۔ جن میں دو روز نامے، ۸ ہفتہ وار اور ایک پندرہ روزہ اور ۱۷ ماہنامے تھے۔

۵۲۔ حضرات علمائے کرام یہ عقدہ بھی حل فرمائیں کہ انگریز کے دور سے پہلے یہاں اسلام پر گیارہ صدیاں گزر جائیں۔ مگر ہماری نماز کی کتاب تک نہ ہو لیکن انگریز کی حکومت آتے ہی ہمیں پورے نو (۹) پریس مل جائیں جیسا کہ کتاب مذکور کے ص ۱۰۷ پر ان کے ناموں اور مقاموں کی مکمل فہرست موجود ہے حیرانی ہے کہ اس نومولود فرقے کو اتنا سرمایہ کہاں سے مل گیا تھا۔

۵۳۔ حضرات علمائے کرام یہ کتاب ہماری جماعت کی علمی خدمات کے بیان کے لیے لکھی گئی ہے۔ انگریز کے دور سے پہلے پوری گیارہ صدیاں اسلام پر گزر چکی تھیں۔ مگر ہمارے کسی مدرسے کا نام نشان تک نہ تھا۔ مگر انگریز کا دور آیا تو ملک بھر میں ہمارے مدارس کا جال پھیل گیا۔ چنانچہ پورے ۲۲۲ مدارس کی فہرست اس کتاب میں درج کی گئی ہے آخر ایک نومولود فرقہ کو ملک کے طول و عرض میں اتنے مدارس کے چلانے کیلئے لاکھوں روپے کا سرمایہ کہاں سے ملتا تھا۔ یہ بھی فرمائیں کہ ان مدارس کے طلباء کی تعداد کیا تھی۔

۵۴۔ حضرات علمائے کرام پاک و ہند کی پوری اسلامی تاریخ میں یہ ذکر نہیں ملتا کہ کہیں ہمارا جلسہ ہوا ہو۔ لیکن انگریز کا دور اس ملک میں آیا اور ہمارے جلسے شروع ہوئے جن میں ۱۳۳۰ھ سے لے کر ۱۳۵۶ھ یعنی صرف ۲۶ سالوں میں ہماری پوری بیس آل انڈیا اہلحدیث کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن کی فہرست کتاب مذکور ص ۱۸۹ پر درج ہے۔ حضرات علمائے کرام جب سے پاکستان بنا ہے سعودی حکومت کی طرف سے کروڑوں روپے ہمیں مل رہے ہیں۔ مگر ۳۶ سالوں میں ایک آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس لاہور میں ہوئی ہے۔ وہ بھی ایسی ناکام ہوئی کہ اب حوصلہ ہی ٹوٹ

Scanned with CamScanner

گیا ہے۔ مگر ان ۲۰ ملک گیر کانفرنسوں کے لیے سرمایہ کن ذرائع سے حاصل کیا گیا تھا اور انگریز کے جانے کے بعد یہ سلسلہ کیوں رک گیا۔

۵۵۔ حضرات علمائے کرام ملک میں ایک آدھ ہماری کانفرنس ہو تو باوجود اس کے کہ کروڑوں روپیہ غیر ملکی ہمیں ملتا ہے۔ کوئی کتاب مفت تقسیم نہیں ہوتی بلکہ سعودیہ سے مفت آئی ہوئی کتابیں قیمتاً فروخت ہوتی ہیں۔ مگر دور برطانیہ کی ان بیس کانفرنسوں میں چھیاسٹھ ہزار پانچ سو (۶۶۵۰۰) کتابیں مفت تقسیم کی گئیں جن کی فہرست کتاب مذکورہ کے (ص ۱۹۰۔۱۸۹) پر ہے۔ یہ عقدہ ضرور حل فرمائیں کہ اتنی کتابوں کے مفت تقسیم کرنے کے لیے سرمایہ کہاں سے آتا تھا۔ جب کہ ہماری جماعت کے افراد کی تعداد بھی چند ہزار نہ تھی۔

۵۶۔ اس مذکورہ کتاب میں ہماری مساجد کی فہرست نہیں دی گئی۔ کیونکہ انگریز کے دور میں اپنی علیحدہ مساجد بنانے کی طرف ہماری جماعت کی توجہ ہرگز نہیں تھی۔ کیونکہ حنفیوں کی مساجد میں جا کر لڑائی کر کے مساجد میں فساد کر کے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا اصل مقصد تھا۔ کہ یہ لوگ اتفاق کر کے حکومت برطانیہ کے خلاف جہاد نہ کر سکیں۔ چنانچہ میاں نذیر صاحب دہلوی کی سوانح عمری الحیات بعد الممات ص ۶۱۱ تا ص ۶۱۴ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں بکثرت دیوانی اور فوجداری مقدمات لڑے گئے اور پریوی کونسل لندن تک ہماری جماعت کامیاب رہی اس کامیابی کی تو بہت خوشی ہے مگر ان بکثرت مقدمات کی کامیابی کے لیے نومولود فرقے کے پاس اتنا سرمایہ کہاں سے آیا تھا کہ یہ نومولود فرقہ پریوی کونسل لندن تک کامیاب رہتا ہے۔

۵۷۔ حضرات ہمارے علمائے کرام نے ہمیں بتا رکھا ہے کہ حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی ہمارے ہم مذہب تھے ان کی کتاب غنیۃ الطالبین نہایت معتبر کتاب ہے۔ اس میں یہ حدیث ہے کہ شیطان کے ایک بچے کا نام حدیث ہے جو نمازیوں کے

Scanned with CamScanner

دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کا مشن بھی یہی ہے کہ نمازیوں کے دلوں میں وسوسے ڈال ڈال کر پریشان کرتے ہیں اور کسی شخص کو سکونِ قلب سے نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ کیا ایسے لوگ جو لوگوں کو نماز پر لگانے کی بجائے نمازیوں کو پریشان کریں وہ اسی کی طرف منسوب ہو کر تو اہل حدیث نہیں کہلاتے کیونکہ اس کا مشن پورا کرتے ہیں۔

۵۸۔ حضرات قرآن وحدیث میں ذکر ہے کہ جب ملا اعلیٰ کی میٹنگ ہوتی تھی تو شیاطین قریب جاتے اور درمیان سے کوئی ایک آدھ بات اچک کر اس میں دس جھوٹ ملاتے اور لوگوں میں پھیلا دیتے بالکل اسی طرح ہمارے بعض لوگ بھی حدیثوں میں سے ایک آدھ حدیث اچک لیتے ہیں۔ باقی حدیثوں کا نام تک نہیں لیتے اور اس طرح فقہ ثقہ میں سے ایک آدھ بات اچک کر اس میں دس بیس جھوٹ ملا کر فقہ ثقہ کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اور اس طرح نماز کے بارہ میں، درمیان سے کسی مسئلہ کے بارہ میں وسوسہ اندازی کرتے ہیں۔ مگر انہیں یہ کہا جائے کہ بات جب ختم ہو سکتی ہے کہ ایک طرف سے ترتیب کے ساتھ شروع کی جائے اس پر نہیں آتے اور شور مچا کر بھاگتے ہیں۔ چنانچہ

۵۹۔ ایک دن ایک شخص نے ہمارے مولوی صاحب سے پوچھا کہ حدیث شریف کیا ہے؟ کیا مخلوق کو خدا کے دین میں اپنی طرف سے مسائل داخل کرنے کا حق ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ حدیث قرآن پاک سے ہی ماخوذ اور قرآن پاک کی تفصیل اور تشریح ہے تو وہاں موجود پانچ سو آدمیوں نے اعلان کیا کہ ہم مشکوٰۃ شریف کے صرف دس صفحات بالترتیب پڑھتے ہیں۔ آپ ہر حدیث کا ماخذ قرآن کی آیت پڑھتے جائیں ہم سب اہلحدیث ہو جائیں گے ہمارے بیس کے قریب علماء تھے کسی کو ہمت نہ ہوئی بلکہ بعض نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ حدیث قرآن کے خلاف ہے کاش ہمارے علماء اتنی کم ہمتی نہ دکھاتے تو وہ لوگ اہلحدیث ہو جاتے۔

۶۰۔ ایک دن ہمارے علماء نے کہا کہ فقہ سب کی سب حدیث کے خلاف ہے۔ چنانچہ اہل فقہ نے کہا کہ آؤ ترتیب سے بات کرو۔ ہم صرف فتاویٰ عالمگیری کے پہلے دس صفحات پڑھتے ہیں ہم ترتیب وار ایک ایک مسئلہ پڑھیں گے آپ ترتیب وار ہر ہر مسئلہ کے خلاف ایک ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کرتے جائیں۔ لیکن ہمارے علماء دم دبا کر بھاگ گئے۔ ہزاروں آدمیوں نے کہا کہ آپ بالترتیب فقہ کے کسی ایک باب مثلاً کتاب الطہارت کتاب المیراث، کتاب الحدود کو بطریق بالا حدیث کے مخالف ثابت کر دیں اور ان مسائل کے مقابلہ میں ہر ہر مسئلہ کا صحیح حکم حدیث صحیح، صریح غیر معارض سے دکھادیں۔ ہم فقہ کو چھوڑ دیں گے۔ مگر ہمارے علماء نے نہایت بزدلی کا ثبوت دیا اور شور مچا کر بھاگ گئے۔

۶۱۔ ایک دن ہمارے علاقہ کے ایک گاؤں میں یہ جھگڑا ہوا کہ حنفیوں کی نماز غلط ہے۔ حنفیوں نے کہا آپ بالترتیب نماز کا ہر ہر مسئلہ حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دکھادیں ہم وہی نماز پڑھیں گے لیکن وہ اس کے لیے بالکل تیار نہیں ہوئے تو لوگوں نے کہا ہماری نماز کا کہتے ہو ہوتی نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں تم مکمل نماز بتادو پھر کہتے ہو ہمیں آتی نہیں۔ پھر لوگوں کے دلوں میں وسوسے کیوں ڈالتے ہو۔

۶۲۔ اسی طرح ایک دن جنازہ کی نماز کا جھگڑا ہمارے علماء نے ہی ڈالا۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ نماز جنازہ کی مکمل ترتیب اور مسائل آپ حدیث سے سنا دیں ہم آپ کے ساتھ ہوں گے مگر ہمارے علماء نے مکمل ترتیب سے انکار کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہلحدیث بمعنیٰ محدث تو یہ لوگ ہرگز نہیں ہاں بمعنیٰ باتونی بمعنیٰ نیا بمعنیٰ وسوسے ڈالنے والا اور حدیث نفس کا تابع ہوں تو ہوں (حضرات علمائے کرام ہمارے ان سوالوں کا جواب قرآن وحدیث سے دے کر ہمارے دلوں کو مطمئن فرمائیں اللہ آپ کو خوش رکھے ایک پریشان دل اہلحدیث)

۶۳۔ اگر احادیث راجحہ پر عمل کرنے والا اہل حدیث ہے تو حنفی یا دیگر مقلدین

Scanned with CamScanner

اہل حدیث کیوں نہیں جو ان احادیث پر عمل کرتے ہیں جن کو خیر القرون کے مجتہد نے راجح قرار دیا اور ہم ان احادیث پر عامل ہیں جن کو پندرہویں صدی کے کسی جاہل مرکب غیر مقلد نے جو مصدق ضلوا افاضلو کا ہے راجح قرار دیا حالانکہ تابعین کی ترجیح قرآن، حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۶۴۔ حضرات علمائے کرام حضرات صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین جس طرح متصل احادیث روایت کرتے اور ان پر عمل بھی کرتے تھے اسی طرح صحابہؓ تابعین مرسل احادیث روایت کرتے اور خیر القرون کے تینوں زمانوں میں مرسلات، بلکہ بلاغات پر بھی بلا نکیر عمل جاری تھا۔ حنفی حضرات حدیث متصل، مرسل، موقوف مدلس سب پر عمل کرتے ہیں مگر ان کو اہل حدیث نہیں کہا جاتا اور ہم نے حدیث کی کئی اقسام مثلاً مراسیل، موقوفات، مدالیس، جہالت خیر القرون، ان سب اقسام کی احادیث ماننے سے انکار کر دیا ہے عجب بات ہے کہ احناف ان سب قسموں کو مانیں تو بھی اہل حدیث نہ ہوں ہم اکثر اقسام کا انکار کریں پھر بھی اہلحدیث رہیں۔

۶۵۔ حدیث کے لفظ کا اطلاق حدیث مرفوع، موقوف، مقطوع، مرسل، مدلس سب پر ہوتا ہے مگر ہم بجائے سب اقسام کو ماننے کے صرف ایک قسم کو مانتے ہیں اور حنفی سب اقسام کو مانتے ہیں تو حنفی کامل اہل حدیث ہوئے اور ہم ۱/۵ اہل حدیث ہوئے۔

۶۶۔ ہم میں سے بعض لوگ اثری کہلاتے ہیں۔ اثر لغت میں کسی چیز کے بقیہ کو کہتے ہیں اور اثر کا اطلاق محدثین کی اصطلاح میں حدیث مرفوع، موقوف مقطوع سب پر ہوتا ہے۔ امام طحاویؒ نے شرح معانی الآثار میں، امام طبری نے تہذیب الآثار میں اور امام سیوطیؒ نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور میں تینوں اقسام کی احادیث درج کی ہیں۔ اسی طرح باجماع امت ادعیہ ماثورہ کا لفظ ان دعاؤں پر استعمال ہوتا ہے جو احادیث سے ثابت ہوں مگر ہمارے اثری سوائے پہلی قسم کے کوئی حدیث نہیں مانتے تو یہ اثری کہلانا خلاف اجماع ہے پھر کیا آنحضرت ﷺ نے اثری کہلانے کا حکم دیا یا

خود اپنے کو اثری لکھوایا۔
یا کسی صحابی کے اثری کہلانے پر خاموش رہے اگر ایسی حدیث ہو تو یہ سند تحریر فرمائیں اور اس کی صحت بھی تفصیلاً ثابت فرمائیں۔

۶۷۔ ہمارے بعض علماء یہ حدیث سنا کر ہمارا دل خوش کر دیتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا **اللھم ارحم خلفائی قلنا من خلفاء ک؟ قال الذین یروون احادیثی ویعلمونھا الناس.** ہمارا دل بھی بہت خوش رہا مگر تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ حدیث تو موضوع اور باطل ہے۔ چنانچہ حافظ زیلعی فرماتے ہیں کہ یہ احمد بن عیسیٰ العلوی کی موضوعات میں سے ہے (نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۴۸) اور حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ھذا باطل (میزان الاعتدال ج ۱ ص ۱۲۷) اس کی کوئی صحیح سند ہو تو مع توثیق روایت پیش فرمائیں۔

۶۸۔ اگر یہ حدیث صحیح بھی ہوتی تو یہ دعا تو محدثین کے لیے ہے۔ جو طبقہ علمی ہے نہ کہ اس سے مراد کوئی فرقہ مذہبی ہے۔

۶۹۔ کیا احادیث کے وہ راوی جو رافضی، خارجی، ناصبی، مرجیہ، قدریہ، معتزلہ، وہ بھی اس حدیث کی دعا میں شامل ہیں یا نہیں اور حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی راوی اور محدثین بھی اس دعا کے مستحق ہیں یا نہیں۔

۷۰۔ حضرات علمائے کرام ہم اس بات پر تو فخر کرتے ہیں کہ رفع یدین میں شوافع اور رافضی ہمارے ساتھ ہیں لیکن ترک تقلید میں شیعہ، منکرین حدیث، نیچری، قادیانی وغیرہ سب ہمارے ساتھ ہیں۔ کیا یہ بات قابل فخر نہیں ہو سکتی۔

۷۱۔ ہمارے بعض حضرات اپنے آپ کو سلفی بھی لکھتے ہیں۔ کیا آنحضرت ﷺ نے سلفی کہلانے کا حکم دیا یا خود سلفی کہلاتے تھے۔ یا آپ کے سامنے صحابہؓ سلفی کہلاتے ہوں اور آپ خاموش رہے ہوں۔ تو ایسی حدیث شریف پیش فرمائیں۔

۷۲۔ سلف صرف آنحضرت ﷺ کا نام ہے یا صحابہ، تابعین تبع تابعین بھی

Scanned with CamScanner

سلف میں شامل ہیں۔ تو پھر یہ سلفی کہلانے والے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے ارشادات کو کیوں نہیں مانتے۔

۷۳۔ ہمارے بعض عوام محمدی کہلواتے ہیں کیا آنحضرت ﷺ نے محمدی کہلانے کا حکم دیا یا آپ کے سامنے صحابہ محمدی کہلواتے تھے اور آپ اس پر خاموش رہے ہوں تو ایسی کوئی حدیث پاک بیان فرمائیں۔

۷۴۔ کیا حضرت پیران پیر نے غنیۃ الطالبین میں فرقہ محمدیہ کو گمراہ اور دوزخی فرقوں میں شمار کیا ہے یا نہیں۔

۷۵ جس طرح لوگ محمدی کہلاتے ہیں۔ اس طرح قادیانی احمدی کہلاتے ہیں۔ بعض لوگ ان ناموں سے مغالطہ کھا جاتے ہیں کہ شاید ان ناموں میں محمد اور احمد سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں حالانکہ جس طرح احمدی نسبت آنحضرت ﷺ کی بجائے مرزا کی طرف ہے۔ کیونکہ وہ مرزا کی کتابوں کو ہی کتاب وسنت کی صحیح ترجمان مانتے ہیں۔ اس طرح محمدی سے مراد محمد جوناگڑھی کے ماننے والے ہیں۔ کیونکہ ان کا دین وایمان محمد جوناگڑھی کی ہی کتابیں ہیں۔ شمع محمدی، تفسیر محمدی، وضو محمدی، نماز محمدی، نکاحِ محمدی، حجِ محمدی، طریقہ محمدی وغیرہ محمد جوناگڑھی کی کتابوں پر ہی ایمان ہے۔ اس لیے محمدی ہیں۔

۷۶۔ حضرات علمائے کرام حنفیوں کو تیرہ سو (۱۳۰۰) سال ہو چکے ہیں وہ حنفی ہی کہلاتے ہیں۔ مگر ہمیں ۱۸۸۸ء سے ابھی ایک صدی بھی نہیں ہوئی مگر کئی نام بدل چکے ہیں، مؤحد، محمدی، غیر مقلد، سلفی، اثری، غرباءِ اہلحدیث، امامیہ تنظیم، جماعت المسلمین، اہل حدیث، شبان اہلحدیث کیا یہ سب نام احادیث سے ثابت ہیں۔ تو برائے نوازش وہ صحیح احادیث پیش فرمائیں۔

۷۷۔ حضرات علمائے کرام ہمارے فرقہ کو بنے ہوئے ابھی ایک صدی بھی نہیں گزری مگر یہ آپس میں سخت اختلافات کا شکار ہو گیا ہے۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ہمارے فرقہ کے روح رواں تھے۔ مگر ہماری جماعت کے علماء ان کو دجال،

معتزلی، بے دین، واجب القتل، دو، دو آنے پر فتوے دینے والا، محدثین کی خدمات پر پانی پھیرنے والا، چھٹا ہوا نیچری اور چھپا ہوا مرزائی کہتے ہیں۔
(فیصلہ مکہ، اربعین، فیصلہ الحجاز یہ کتاب التوحید والسنۃ وغیرہ)

(ب) مولانا محمد جونا گڑھی، مولانا عبدالستار امیر جماعت غربا اہلحدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ اس کا کفر مکے کے کافروں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔
(اخبار محمدی ص ۱۳، ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء)

(ج) مولانا عطاء اللہ حنیف کے شاگرد پروفیسر محمد مبارک پوری جماعت غرباء اہلحدیث کو مسیلمہ کذاب جیسے واجب القتل سمجھتے ہیں۔ (علمائے احناف اور تحریک مجاہدین ص ۴۸) کیا ایک دوسرے کو کافر کہنے والے سب کے سب طائفہ منصورہ کے مصداق ہیں اور حق واحد ہے یا متعدد۔

۷۸۔ حضرات علمائے کرام ایک عجیب بات ہے کہ منکرین حدیث نے بہت سالٹریچر شائع کر رکھا ہے اور اسی لٹریچر کے ذریعہ وہ اپنے مسلک کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم اس لٹریچر پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو وہ یہ کہہ کر جان چھڑاتے ہیں کہ ہم اہل قرآن ہیں۔ اگر ہم پر اعتراض کرنا ہے تو قرآن پر اعتراض کرو۔ اب کون مسلمان قرآن پر اعتراض کرے ہاں ان لوگوں نے اپنے سارے لٹریچر کو خلاف قرآن تسلیم کر کے اپنی ساری کتابوں کو جھوٹا مان لیا۔ بالکل یہی حال اہل حدیثوں کا ہے۔ ہم اپنے علماء کی کتابیں اور لٹریچر رات دن تسلیم کرتے ہیں اور اس کو دین کی تبلیغ سمجھتے ہیں۔ لاکھوں روپے اس پر خرچ کرتے ہیں۔ مگر جب ہمارے مخالفین ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو ہم فوراً ان سب کتابوں کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا مذہب صحیح حدیث ہے۔ اس طرح ہمارا اپنی تمام کتابوں کا انکار کر دینا اپنے مسلک کو باطل تسلیم کر لینا ہے۔

۷۹۔ حضرات علمائے کرام ہمارے نواب صدیق حسن خان صاحب نے محدث کی شرائط کے بیان میں یہ واقعہ نقل فرمایا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت امام بخاریؒ کے سامنے ارادہ ظاہر کیا کہ میں اہل حدیث (محدث) بننا چاہتا ہوں۔ امام بخاریؒ نے فرمایا اس فن میں قدم نہ رکھنا۔ جب تک یہ شرائط نہ ہوں۔ سب سے پہلے یہ چار چیزیں حاصل کرنا۔

(۱) آنحضرت ﷺ کے حالات مبارکہ اور آپ کی شریعت کا علم۔

(۲) حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کی مقداروں کا علم۔

(۳) تابعین اور ان کے احوال کا علم۔

(۴) علماء دین اور ان کے تاریخی حالات۔

پھر یاد رکھوان سب کے نام ان کی کنیت۔ ان کے ٹھکانے اور ان کا زمانہ حیات معلوم کرنا۔ ان کو ایسا ہی ضروری سمجھنا جیسے خطبہ میں خدا کی ثناء اور دعا میں وسیلہ۔ قرآن کی سورت کے ساتھ بسم اللہ اور نمازوں کے ساتھ تکبیر تحریمہ) پھر یہ پہچان کرنا کہ مسند حدیثیں کتنی ہیں مرسل کس قدر ہیں اور موقوفات کتنی ہیں۔ اپنی عمر کے چاروں زمانوں بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپے کو حدیث پر خرچ کرنا اور ہر حال میں حدیث کا دور کرنا۔ فراغت ہو یا مشغولیت۔ امیری ہو یا غریبی، پھر پہاڑوں، سمندروں، شہروں اور جنگلوں میں پھر کر یہ علم حاصل کرنا، جب کاغذ نہ ملے تو پتھروں پتوں اور چمڑوں پر حدیث لکھنا۔ اپنے سے چھوٹے، اپنے ہم عمر، اپنے سے بڑے اور اپنے باپ کے خط سے احادیث لینا۔ ان سب امور میں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود رکھنا اور ان حدیثوں پر عمل کرنا جو کتاب اللہ کے موافق ہوں اور ان احادیث کو طلبا اور محبتین حدیث میں پھیلانا اور کتاب میں تالیف کرنا اور تم اس کام کو پورا نہیں کر سکتے۔ جب تک کتابت، لغت، صرف اور نحو میں مہارت حاصل نہ کرو اور یہ سب محنت بیکار ہے اگر خدا کی توفیق سے قدرت، صحت حرص اور حفظ عطا نہ ہو اور جب یہ سب

Scanned with CamScanner

کچھ حاصل ہو جائے تو اس محدث کی نظر میں اپنے اہل، مال اولاد اور وطن کی وقعت نہیں رہتی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کا چار چیزوں سے امتحان لیتے ہیں۔ شماتت[1] اعدأ سے۔ سچے[2] دوستوں کی ملامت سے جہلا[3] کے طعن سے اور علماء[4] کے حسد سے۔ یعنی چاروں طرف سے دوست، دشمن، جاہل، عالم سب اس پر نکتہ چینی کرتے ہیں اگر وہ آدمی ان پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ چار چیزوں سے دنیا میں اس کا اکرام فرماتے ہیں قناعت[1] عزت، ہیبت[2] نفس، لذت[3] علم اور شہرت[4] عام بقائے دوام سے اور چار چیزوں سے آخرت میں اکرام فرمائیں گے کہ اپنے بھائیوں[1] کی شفاعت کرو، میرے[2] عرش کے سایہ میں آرام کرو۔ رسول[3] پاک علیہ السلام کے حوض سے پیاس بجھاؤ اور[4] اعلیٰ علیین میں انبیاء کرام کے ساتھ جنت میں رہو۔ امام بخاریؒ نے فرمایا۔ بیٹا محدث کی شرائط میں نے اختصار سے بیان کر دی ہیں جو میں نے اپنے مشائخ حدیث سے تفصیلاً سنی تھیں اب اگر تو اتنی ہمت رکھتا ہے تو اس میں قدم رکھ یعنی اہل حدیث (محدث) بننے کی کوشش کر۔ وہ شخص کہتے ہیں میں ادب سے سر جھکا کر غور وفکر کرنے لگا۔ جب امام بخاریؒ نے میرا یہ حال دیکھا تو فرمایا اگر تو اس قدر مشقتیں برداشت نہیں کر سکتا تو فقہ کو لازم پکڑ لے یہ علم تجھے گھر بیٹھے حاصل ہو جائے گا۔ (کیونکہ امام بخاریؒ کے زمانہ میں ہر ہر گھر میں فقہ ہی رائج تھی) اور تجھے اس کے لیے سمندروں اور شہروں کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔ (اور بلا مشقت حاصل ہونے سے فقہ کو بے قدر نہ سمجھنا) وہ فقہ حدیث کا ہی ثمرہ اور پھل ہے۔ (اور فقیہ کو بہ نظر حقارت بھی نہ دیکھنا کیونکہ) آخرت میں فقیہ کا ثواب محدث سے ذرہ بھر بھی کم نہیں۔ اور نہ اس کی عزت اور شان محدث سے کم ہے۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں امام بخاریؒ سے یہ سن کر میں نے اہل حدیث بننے کا ارادہ چھوڑ دیا اور فقہ میں محنت کی اور خدا تعالیٰ کی توفیق سے میں اپنے زمانے کا سر برآوردہ فقیہ بن گیا (الحطہ ص ۱۴۸ و ۱۵۰) حضرات علمائے کرام کیا آج ہمارے فرقے کا ہر فرد ان شرائط پر پورا اترتا ہے ہرگز نہیں تو امام بخاریؒ کے فرمان پر بھی ہمیں فقہ پر عمل کرنا

Scanned with CamScanner

چاہیے ورنہ ہم نہ محدثین کے ساتھ رہے نہ فقہا کے ساتھ ﴿لا الٰی ھٰؤلاءِ وَلا الٰی ھٰؤلاءِ﴾ کا منظر رہے گا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

۸۰۔ امام بخاریؒ کے فرمان کے موافق تو جب ہم ان شرائط سے کورے ہیں تو ہم پر فقہاء کی تقلید لازم ہے۔ مگر ہمارے فرقہ کا حال یہ ہے کہ جاہل بھی اردو ترجمہ حدیث کا دیکھ کر فقہاء پر نقطہ چینی کرتے ہیں۔ میں نے کبھی اپنے بڑے سے بڑے شیخ الحدیث کو بھی نہیں دیکھا کہ ڈاکٹری کی کتاب کا اردو ترجمہ دیکھ کر خود اپنا علاج کرتا ہو چہ جائیکہ کوئی اتنا حوصلہ کرے کہ اردو ترجمہ دیکھ کر بڑے بڑے ماہر ڈاکٹروں کی غلطیاں پکڑے۔ ساری عمران ڈاکٹروں کے نسخوں کو بلا مطالبہ دلیل قبول کر کے ان کی تقلید میں گزارتا ہے۔ اجتہاد کا نام لیتے جان جاتی ہے۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ہمارا بڑے سے بڑا عالم تعزیرات پاکستان کے اردو ترجمہ کا مطالعہ کر کے خود مقدمے کی پیروی کرتا ہو چہ جائیکہ اردو کتاب دیکھ کر چیف جسٹس صاحبان کے فیصلہ کو غلط قرار دے۔ اس طرح، صرف، نحو، بلاغت، معانی، بدیع اور منطق کے قواعد کو محض تقلیداً قبول کرتے ہیں۔ خلیل اور اخفش کی جوتیاں اٹھاتے زندگی گزر جاتی ہے مگر اجتہاد کا نام نہیں لیتے۔ مگر حضرات فقہاء پر ملامت کرنے میں ہمارا ہر جاہل تیار ہے۔ حدیث کی کتاب کا اردو ترجمہ لیا اور سب فقہا پر تبرا بازی شروع کر دی۔

۸۱۔ حضرات یہ بھی فرمائیں کہ امام بخاریؒ کی یہ بیان کردہ شرائط قرآن وحدیث سے ثابت ہیں تو وہ آیت یا حدیث بیان فرمائیں یا یہ امتیوں کی بناوٹ ہے تو کیا امام بخاریؒ اور ان کے سب مشائخ حدیث بدعتی تھے۔

۸۲۔ امام بخاریؒ کے استاد امام احمدؒ سے یہ پوچھا گیا کہ مفتی کی کیا شرائط ہیں۔ آپ نے فرمایا کتاب اللہ شریف کا پورا عالم ہو کم از کم چار لاکھ احادیث صحیحہ کا عالم ہو۔

Scanned with CamScanner

صحابہ، تابعین کے فتاویٰ میں بصیرت تامہ رکھتا ہو تو اس کو فتویٰ دینے کا حق ہے ورنہ نہیں۔ (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۵۲ بحوالہ قواعد فی علوم الفقہ ص ۵)

حضرات ظاہر ہے کہ جب وہ فتویٰ دینے کا اہل نہیں تو وہ دوسروں سے فتویٰ پوچھ کر تقلید کرے گا لیکن ہمارے فرقہ کا تو یہ حال ہے کہ چار لاکھ تو کیا چار حدیثوں کی سندوں کی بھی تفصیلی تحقیق نہیں جانتے اور نہ صرف یہ کہ تقلید سے باغی ہیں بلکہ آئمہ مجتہدین اور صحابہ سے زیادہ کتاب وسنت کا عالم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ ائمہ مجتہدین اور صحابہ ان کی تقلید کرتے یہ ایسی ہی خواہش ہے کہ مریض یہ خواہش کرے کہ ڈاکٹر میری تقلید کرے اور ملزم یہ خواہش کرے کہ چیف جسٹس قانون فہمی میں میری تقلید کرے۔ ایں خیال است ومحال است وجنوں۔

۸۳۔ امام ابوحفص فرماتے ہیں کہ جب میں جامعہ منصور میں مسند افتاء پر بیٹھا تو محدث ابواسحاق نے مجھے کہا کہ کیا تجھے چار لاکھ احادیث حفظ کرنے والا قول یاد ہے۔ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا جب تجھے چار لاکھ حدیث حفظ ہی نہیں تو تو فتویٰ کیوں دیتا ہے۔ میں نے کہا میں اپنے قول پر فتویٰ ہی نہیں دیتا۔ میں تو اس مجتہد کے قول پر فتویٰ دیتا ہوں جو چار لاکھ سے بھی زیادہ حدیثوں کا حافظ تھا (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۵۲) اس سے معلوم ہوا کہ جس کو چار لاکھ احادیث حفظ نہ ہوں وہ خود اجتہاد نہ کرے بلکہ مجتہد کے فتوے کی تقلید کرے یہی محدثین کا طریق ہے۔

۸۴۔ امام بخاریؒ کے استاد الاستاد اور امام احمدؒ کے استاد امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کسی آدمی کو ہرگز حلال نہیں کہ وہ خدا کے دین میں فتویٰ دے ہاں مگر وہ شخص کہ قرآن پاک کا عارف ہو اس کے ناسخ، منسوخ، محکم اور متشابہ، اس کی تاویل اور تنزیل اور مکی مدنی آیات سے پورا واقف ہو۔ اور یہ ساری باتیں احادیث رسول ﷺ کے بارہ میں بھی جانتا ہو اور علم لغت اور شعر میں بھی بصیرت تامہ رکھتا ہو۔ اور علماء کے اختلاف اور وجوہ اختلاف کو خوب جانتا ہو ایسے شخص کو فتویٰ دینا جائز ہے اور جو ایسا نہ ہوں اس کے لیے

ہرگز حلال نہیں کہ فتویٰ دے۔ (اعلام الموقعین ج اص ۱۶، الفقیہ والمتفقہ الخطیب)

۸۵۔ امام بخاریؒ کے پردادا استاد حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک فتویٰ دینے نہیں بیٹھا جب تک ستر شیوخ نے مجھے نہ کہا کہ تو فتویٰ کا اہل ہے۔

(اعلام الموقعین ج اص ۱۶)

۸۶۔ امام عبداللہ بن مبارک اور امام یحیٰ بن اکثم سے پوچھا گیا کہ فتویٰ کی اہلیت کیا ہے، فرمایا جب آدمی حدیث اور فقہ (رائے) دونوں میں بصیرت تامہ رکھتا ہو۔

(اعلام الموقعین)

ان محدثین کے اقوال سے معلوم ہوا کہ ہر شخص فتویٰ کا اہل نہیں چہ جائیکہ ہر شخص مجتہدین کا جج بن بیٹھے اور مجتہدین کی غلطیاں چھانٹے اور ظاہر ہے جو اہل اجتہاد نہ ہو تقلید کرے لیکن ہمارے بعض جاہل بیوقوف بھی مجتہدین بنے ہوئے ہیں۔

۸۷۔ امام شعبیؒ جنہوں نے پانچ سو صحابہؓ کی زیارت کی تھی فرماتے تھے جو شخص چاہتا ہے کہ قضاء میں مضبوط فیصلہ لے تو اسے چاہیے کہ حضرت عمرؓ کے اقوال لے۔ (اعلام الموقعین ج اص ۷) دیکھئے امام شعبیؒ حضرت عمرؓ کی تقلید شخصی کی دعوت دے رہے ہیں اور وہ بھی قاضیوں کو جو یقیناً عالم تھے۔ لیکن ہماری جماعت کے جاہل بھی تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں۔

۸۸۔ حضرت مجاہدؒ جو جلیل القدر تابعی ہیں وہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ اذا اختلف الناس فی شیئ فانظروا ماصنع عمر فخذوا بہ (اعلام الموقعین ج اص ۷)

دیکھیے حضرت مجاہد بھی حضرت عمرؓ کی تقلید شخصی کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

۸۹۔ قال طاؤس ادرکت سبعین من اصحاب رسول اللہ ﷺ اذا تدارأوا فی شئی انتھوا الی قول ابن عباس (اعلام الموقعین ج اص ۸) دیکھئے یہ ۷۰ صحابہ قول ابن عباس کی تقلید کرتے تھے۔ اور کوئی ان پر انکار نہ کرتا تھا۔

۹۰۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ صرف حجۃ الوداع میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار تھی۔ اور ظاہر ہے کہ تمام صحابہ ا

حج میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ سب اہل زبان بھی تھے۔ مگر ان میں سے فتویٰ دینے والے صحابہ کی تعداد تقریباً ایک سوتیس تھی ان میں بھی اصل مفتی صرف سات تھے۔

(اعلام الموقعین ج ا ص ۵)

ظاہر ہے کہ باقی تقریباً ڈیڑھ لاکھ صحابہ ان کی تقلید کرتے تھے اور عہد صحابہ میں کسی نے ان پر انکار نہیں کیا۔

۹۱۔ امام محمد بن جریرؒ فرماتے ہیں کہ ''آنحضرتؐ کے صحابہ میں سے صرف عبداللہ بن مسعودؓ کے ایسے معروف اصحاب تھے۔ جو ان کے فتاویٰ اور مذہب کو مدون کرتے تھے۔ اور کسی صحابی کے فتاویٰ ان کے شاگردوں نے مرتب نہیں کئے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے مذہب کو خلیفہ راشد حضرت عمرؓ کے مذہب سے ملاتے، اگر کہیں اختلاف ہوتا تو اپنا قول چھوڑ کر حضرت عمرؓ کے قول کی تقلید کر لیتے (اعلام الموقعین ج ا ص ۷) امام اعمش فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعیؒ حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ کے اقوال کی ہی تقلید کرتے ان دونوں سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ (اعلام الموقعین ج ا ص ۷)

حضرت علیؓ جب کوفہ تشریف لائے تو ان کا مذہب بھی مدون کیا گیا۔ مذہب حنفی کا ماخذ یہی مرتب اور مدوّن فتاویٰ تھے

۹۲۔ ہمارے بعض جہال بھی یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تمام مذاہب کو کتاب وسنت پر پیش کرتے ہیں۔ اور جو مسئلہ جس مذہب کا کتاب وسنت کے موافق ہو اسے قبول کر لیتے ہیں۔ اگر چہ یہ دعویٰ ہمارے ہر جاہل کا ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے ہمارے علماء بھی اس دعویٰ پر پورا نہیں اتر سکتے۔ حنفی علماء نے مدتوں سے یہ اعلان شائع کر رکھا ہے کہ کوئی غیر مقلد عالم آئے ہم مختلف ابواب کے ایک سو مسائل رکھیں گے ان میں پہلے ہر مسئلہ کے بارہ میں چاروں مذاہب کے احکام پھر ہر مذہب کے مفصل دلائل اور وجوہ ترجیح بیان کر کے پھر کتاب وسنت سے صراحۃً ترجیح ثابت کرے مگر کوئی غیر مقلد اس پر آمادہ نہیں ہوا کیا اس قسم کے جھوٹے دعوے کرنا شرعاً جائز ہے۔

Scanned with CamScanner

۹۳۔ ہمارے بعض علماء آئمہ اربعہ کے اقوال پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے تقلید سے منع فرمایا۔ مگر جس طرح کی سند کا مطالبہ احناف سے کیا کرتے ہیں ان اقوال کی وہ سند بیان نہیں کرتے براہ نوازش ان اقوال کی سند مع توثیق روایت پیش فرمائیں۔

۹۴۔ وہ اقوال اگر بسند صحیح بھی ثابت ہوتے تو ان اقوال کے ساتھ آئمہ اربعہ نے کوئی دلیل بیان نہیں فرمائی تو ان اقوال کو بلا مطالبہ دلیل قبول کر لینا تقلید ہے۔ کیا اس تقلید سے ترک تقلید پر استدلال درست ہے۔

۹۵۔ ہمارے علماء آئمہ اربعہ کے ان اقوال کو چھپاتے ہیں۔ جن میں آئمہ اربعہ نے مفتی اور مجتہد کی شرائط بیان کی ہیں اور جن میں وہ شرائط نہ ہوں ان کو فتویٰ دینے سے منع کیا ہے۔ ان دونوں قسم کے اقوال سے پتہ چلا کہ آئمہ اربعہ کے نزدیک مجتہدین اپنی نظر واستدلال سے کتاب وسنت پر عمل کریں اور غیر مجتہدین تقلید کریں۔ اب جن اقوال کے مخاطب مجتہدین ہیں ان کو عوام پر چسپاں کرنا تلبیس حق بالباطل بھی ہے...... ﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ﴾ پر بھی عمل ہے اور کتمان حق بھی ہے۔

۹۶۔ ہمارے علماء جب قرآن حدیث سے اپنی قدامت ثابت نہیں کر سکتے تو عجیب مضحکہ خیز استدلال کرتے ہیں۔ استدلال اکثر منکرین حدیث سے چوری کرتے ہیں۔ مثلاً منکرین حدیث کہتے ہیں کہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے دور یعنی خیر القرون میں نہ صحاح ستہ تھی نہ مشکوٰۃ نہ بلوغ المرام نہ فتاویٰ ثنائیہ نہ فتاویٰ نذیریہ صرف اور صرف قرآن تھا۔ اس لیے وہ سب لوگ اہل قرآن تھے۔ یعنی منکرین حدیث اور ہمارے علما کہتے ہیں اس وقت نہ ہدایہ تھی نہ قدوری اس لیے سب اہل حدیث تھے۔ فرمائیے دونوں میں سے کس فریق کی دلیل وزنی ہے۔

۹۷۔ یہ بات کہ فلاں فرقہ کس دور کی پیداوار ہے۔ کوئی شرعی مسئلہ تو نہیں ایک تاریخی مسئلہ ہے اور تاریخی طور پر ہمارے علماء اس کو تسلیم بھی کر چکے ہیں۔ مگر بعض جاہل کہتے ہیں کہ ہمارے علماء قابل شہادت نہیں ہیں کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کا خاص امتیاز ہی شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (البقرہ) اور شهداء الله على الارض (مشکوٰۃ)

Scanned with CamScanner

ہے۔مگر جو غیر مقلد بن جاتا ہے وہ مردود الشہادت قرار پاتا ہے۔کہ ان کی شہادات کو ہم قبول نہیں کرتے۔تو وضاحت سے سمجھا دیجئے جن نکاحوں میں غیر مقلد گواہ ہیں وہ نکاح ہو گئے یا نہیں ووٹ بھی شہادت ہے اگر غیر مقلد مردود الشہادت ہو جاتا ہے تو اس کا ووٹ بھی کینسل ہو گا۔پھر کیا کسی عدالت میں غیر مقلد کی شہادت قبول ہو گی یا نہیں۔الیکشن کے امیدوار اور جج بننے کیلئے بھی مقبول الشہادۃ ہونا ضروری ہے۔تو کیا غیر مقلدین کو ان سب مناسب سے شرعاً محروم سمجھا جائے گا۔

۹۸۔ حضرات علماء کرام اہل قرآن کا دعویٰ ہے قرآن ہمارا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ صحاح ستہ ہماری کتابیں ہیں مگر اس دعویٰ پر دونوں فرقوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے جب ہم اپنے علماء سے پوچھتے ہیں کہ یہ ہماری کتابیں کیسے ہیں تو ہمیں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اصحاب صحاح ستہ آئمہ مجتہدین کی تقلید کو کفر شرک کہتے تھے اور کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے اس لیے یہ ہماری کتابیں ہیں لیکن یہ دلیل تو نہیں ایک دوسرا دعویٰ ہے جب ہم عرض کرتے ہیں کہ دلیل شرعی کے موافق ان کے اقرار یا معتبر تاریخی شہادتوں سے ان کا غیر مقلد ہونا ثابت کریں تو پھر موت کی سی خاموشی طاری ہو جاتی ہے آخر ہم لوگ آئمہ مجتہدین کو چھوڑ کر آپ کے علم پر لٹو ہوئے ہیں۔مگر آپ ہمیں اتنا پریشان کیوں فرما رہے ہیں کہ کسی مسئلہ کا جواب حدیث صحیح صریح سے نہیں ہے۔

۹۹۔ حضرات علمائے کرام اگر یہ دعویٰ صحیح ہے کہ جو شخص تقلید نہ کرے اس کی کتاب ہماری کتاب ہے تو مرزا کادیانی، سرسید نیچری، پادری فانڈر سوامی دیانند، پنڈت شردمانند، ماسٹر رام چندر وغیرہ بھی آئمہ اربعہ میں سے کسی امام کے مقلد نہ تھے کیا ان کی کتابیں بھی ہماری معتبر کتابیں ہوں گی آپ لوگوں نے ہمیں کتابوں کے بارہ میں بہت پریشان کر رکھا ہے۔

۱۰۰۔ حضرات اصحاب صحاح ستہ کا غیر مقلد ہونا نہ ان کے اقرار سے ثابت نہ شرعی شہادت سے لیکن ان پر خواہ مخواہ غاصبانہ قبضہ کیا جا رہا ہے۔میاں نذیر حسین صاحب، نواب صدیق حسن خاں صاحب، مولانا وحید الزماں صاحب مولانا عنایت اللہ اثری

Scanned with CamScanner

وزیر آبادی صاحب، حکیم فیض عالم صدیقی، مولانا عبدالاحد صاحب خانپوری، جناب بشیر احمد صاحب سیکرٹری جمعیت اہلحدیث ہند، پروفیسر محمد مبارک صاحب جن کا غیر مقلد ہونا ان کے اقرار اور تاریخی شہادتوں سے ثابت ہے۔ ان کی کتابوں کا انکار کرنا، ان کی کتابوں کو قرآن وحدیث کے خلاف کہہ کر ٹالا جاتا ہے۔ آخر یہ کیا ماجرا ہے۔ ہمیں تو یہ بتایا جاتا ہے کہ حنفیوں کی کتابیں قرآن وحدیث کے خلاف ہیں مگر حنفی اس غلط پروپیگنڈے سے ذرا بھر متاثر نہیں ہوئے۔ لیکن ہمیں رات دن یہ سبق پڑھایا جا رہا ہے کہ جب کوئی حنفی کسی اہلحدیث عالم کی کتاب پیش کرے فوراً کہہ دو ہم قرآن حدیث کے خلاف کسی کی کتاب نہیں مانتے۔ یہ ہمارا صریح اقرار نہیں ہے۔ کہ ہمارے ہر مولوی کی کتاب قرآن حدیث کے مخالف ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں آج تک نہیں آئی کہ پہلے اپنے علماء کی کتابوں کی خوب تشہیر کی جاتی ہے ان کو قرآن حدیث کا ترجمان کہا جاتا ہے لیکن جب کوئی حنفی اسے پیش کرے تو ان ساری کتابوں کو قرآن حدیث کے خلاف کہہ دیا جاتا ہے۔ حضرات شروع ہی سے ہر کتاب پر یہ لیبل کیوں نہیں لگایا جاتا کہ یہ اہلحدیث کی کتاب ہے یہ قرآن حدیث کے خلاف ہے۔ کوئی اہلحدیث اس پر اعتبار نہ کرے۔ ہم ہزاروں روپے کی کتابیں خرید لیتے ہیں بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ سب ناقابل اعتبار کتابیں ہیں۔

۱۰۱۔ حضرات ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ کسی امتی کو صدیق اکبر، فاروق اعظم، مناظر اعظم، امام اعظم، قائداعظم کہنا کفر وشرک ہے لیکن ہمارے علماء نے ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر جو سپاسنامہ پیش فرمایا اس کی پہلی سطر تھی، بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ دی گریٹ قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتھا اور کہا کہ ہمیں مذہبی آزادی سرف برطانیہ کی حکومت میں ہی حاصل ہے اور اس حکومت کے لیے ہمارے دلوں سے مبارک باد کی صدائیں نعرہ زن ہیں۔ حضرات آنحضرت ﷺ یہ اعلان فرمائیں ھلک قیصر فلاقیصر بعدہ کا مگر ہم قیصرہ کیلئے مبارک باد کے نعرے اور اس کی حکومت کے لیے برکت کی دعائیں کریں۔

Scanned with CamScanner

ناطقہ سر گریباں ہے کہ اسے کیا کہئے

پھر بھی ہم اہلحدیث رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت بھی نہ گئی۔

۱۰۲۔ حضرات مرزا قادیانی نے قادیاں میں بیٹھ کر حکومت برطانیہ کو خدا کی رحمت کہا لیکن ہمارے میاں نذیر حسین صاحب نے حرمین شریفین میں کھڑے ہو کر حکومت برطانیہ کو اپنی جماعت کے لیے رحمت کہا۔ (الحیات بعد المماۃ) فرمائیے کون زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔

۱۰۳۔ حضرات خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا۔ جب بھی مردم شماری ہوتی ہے حنفی صرف اپنے آپ کو مسلمان لکھواتے ہیں۔ مگر شیعہ اپنے آپ کو شیعہ مسلمان۔ مرزائی احمدی مسلمان اور غیر مقلد اہلحدیث مسلمان لکھواتے ہیں۔ آخر مسلمان کے نام کو ناکافی کیوں سمجھا جاتا ہے۔

حضرات علمائے کرام آخر میں گذارش ہے کہ ہمارے ان سوالات کا جواب قرآن و حدیث اور ایسی معتبر کتابوں سے حوالہ دیا جائے جن کو ہماری ساری جماعت معتبر مانتی ہو عام طور پر ہمارے علماء بلا حوالہ جواب دیتے ہیں یا کسی غیر معتبر کتاب کا حوالہ لکھتے ہیں۔ اور جواب بھی تسلی بخش نہیں ہوتا۔ اس لیے ہمارے سینکڑوں آدمی صحیح اور تسلی بخش جواب نہ ملنے کی وجہ سے مرزائی منکرین حدیث یا نیچری بن جاتے ہیں ہم آپ کو خداوند قدوس کی عظمت و جلال کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ ہمارے سوالات کا نہایت تسلی بخش جواب دے کر ہمارے ڈگمگاتے ہوئے ایمان کو سہارا دیں۔ ایسے پھسپھسے جوابات نہ ہوں کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اس کتاب کو پڑھ کر کہے یہ ہماری معتبر کتاب نہیں۔ ہم اس کو نہیں مانتے اس لیے جواب کے لیے کوئی ایسی شخصیت قلم اٹھائے جو جماعت کی مسلمہ شخصیت ہو اور حوالے ایسی کتابوں کے ہوں جو جماعت کی مسلمہ ہوں ایسا نہ ہو کہ ہمیں بھی یہ مسلک چھوڑ کر کسی اور طرف جانا پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت دیں۔

Scanned with CamScanner